سوال

(بالغ اولاد کا(243)ح

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ینی مجلہ میں پڑھا ہے کہ اگر اولاد بالغ ہو جائے تو والدین کو چاہیے کہ جلد از جلد اولاد کی شادی کر دیں تاکہ فحاشی نہ پھیلے اگر والدین ایسا نہیں کریں گے تو اس قسم کی فحاشی کا گناہ ماں باپ کے ذمہ ہو گا۔ (مقصود مجاہد، احمد پور شرقیہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ے(8666)۔

عمر بن خطاب اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جس کی بیٹی بارہ برس کی ہو گئی اور اس نے اس کی شادی نہ کی اور لڑکی نے گناہ کا ارتکاب کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہو گا شعب الایمان (8680) بحوالہ مشکوۃ المصابیح ا

نہ 2/63 میں ضعیف قرار دیا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ والی روایت کی سند میں ابو بکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے متن کو امام حاکم نے شاذ قرار دیا ہے۔ (شعب الایمان 6/403)

بہر کیف باپ اگر نکاح کر دینے پر قادر ہو اور نکاح نہ کرے تو قصوروار ہے اور گناہ کا سبب بن جاتا ہے اس لئے زجر و تہدید کرتے ہوئے اس بات سے ڈرایا گیا ہے۔ لہذا ہمیں اپنی بالغ اولادوں کا مناسب رشتہ ملتے ہی نکاح کر دینا چاہیے تاکہ وہ کسی گناہ کا ارتکاب نہ کر لیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیم دین

کتاب النکاح، صفحہ: 317

محدث فتویٰ